

ترک بابری مترجم جناب رشید اختر ندوی نے ترک بابری کو فارسی سے اردو میں اس دل کشی، ایک ادبی تصنیف کی کیا ہے کہ اس میں ایک جیتنگر بیان کے افناں کی تحریر اجمع ہو گئے ہیں۔ ترک بابری اصل میں ترکی زبان میں تھی، اکبر کے مشہور سپہ سالار اور فارسی و مہدی کے نامور شاعر اور عظیم اور یہ عبدالرحمیم خان فنان لے ترکی سے فارسی میں اس کا ترجمہ کیا۔ جناب رشید اختر ندوی نے اردو ترجمہ اسی فارسی کتاب سے کیا ہے۔

بابر چنان ایک بہادر سپاہی اور کاپیاں عکسی قائد تھا اور اس کی معنوی شخصیت بھی کوئی ناگوئی خصوصیات کی حامل نہیں۔ وہ مرد و زم بھی تھا، زینت غبس بزم بھی۔ وہ معمر کے آرا بیوی میں پیش پیش ہوتا، اور جب ان سے ذرا فرست ملتی، حفظ نادلوش منفرد کرتا اور شعر و شاعری اور ادب و مطالعات سے دل بھلا تا۔ غرفن بابر تاریخ کی ایک بڑی ہی دلچسپ اور منفرد شخصیت ہے، اس کی فوجی قابلیت نے اسے ہندوستان کی بادشاہت عطا کی اور اس کے تلمذ کاشاہ کا ریاست کتاب ہے، جسے رشید اختر ندوی نے اردو میں پیش کیا ہے۔

” عمر شیخ مرزا کا قدیحہ طا ادرنگ سرخ تھا۔ بدن بھاری تھا۔ مزانہ کسی قادر تیر تھا۔ ہوشیار آدمی تھے۔ صفائی مذہب کے لئے یوں متصوب نہ تھے۔ پانچوں وقت کی نانز پابندی سے پرستھ تھے۔ حفظ نواہ بعید اللہ ک مرید تھے۔ اور ان کی خدمت میں اکثر ماضر ہوتے۔ پڑھنے کے آدمی تھے۔ شنوی مولانا م اور تاریخ کی کئی کتابیں پڑھی تھیں۔ شاہ نام سے بھی بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ خوش مزانہ بھی تھے اور بیا اور بھی ملک گیری کے خیال سے کئی سماں تھیوں سے لڑ پڑے تھے۔ شروع میں شراب بہت پیتے تھے اچھر سہفتہ میں صرف ایک بار پیتے۔ کبھی کبھی جواہری کھیل لیتے اور جو سر تراکش کیلئے۔ آخر میں معجون کا ٹنڈا پہت کرنے لگتے تھے۔“

خراسان کے بادشاہ سلطان جنین مرزا کا سر اپا بیوں بچھا ہے : ” آنکھیں چھوٹی۔ کمرنگی اور رنگ سرخ و سفید تھا۔ ... گنٹھیا کا ملین تھا۔ اس لئے ناد نہ پڑھ سکتا تھا، اور دزے بھی درکھنا، یوں خوش اخلاقی اور اچھی عادات کا ملک تھا۔ ہربات اور ہر معاشرے میں شریعت کے

احکام کی پابندی کرتا بادشاہ بنے کے چھ سات سال تک شراب بالکل نہیں پی۔ مگر پھر پینے لگا۔ بڑے ٹھاٹھ سے شرب بھی کہتا۔ صادب دیوان تھا۔ حالانکہ بہت بڑا بادشاہ تھا۔ مگر کبوتر اور مرغ پال رکھتے تھے۔ مرغون کی لڑائی اس کا مجذب شغل تھا۔

اس ضمن میں سلطان حسین مزرا کے درکے علماء و فقہاء کا بھی مفصل ذکر کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ کے بارے میں پاہر لکھتے ہیں :— ”انوی (چاہی) نے بہرام نام پیدا کیا ہے۔ وہ میری تحریف سے مبراہیں۔ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل تھے۔

علوم ظاہر و باطن میں اپنی مثال آپ تھے۔ میں نے ان کا ذکر محض تبرکہ کیا ہے“

باہر زندگی کی دلچسپی دلچسپوں سے بھی برابر مستحق ہوتا تھا۔ ترک میں ایک جگہ لکھتا ہے،

”یہاں لاہوری پہلوان اور دوست دلیں میں کشتی کر دائی۔ دونوں برابر کے جوڑا تھے۔

کتنی دیر تک پیشترے بدلتے رہتے۔ اور ایک دو سکر سے پکتے رہتے۔ کافی دیر کے بعد ایک کاہا تھوڑا سکر تک پہنچ گیا۔ جو نکہ دونوں برابر رہتے تھے“ اس لئے دونوں کو العام سے نوازا۔

محضر اساري کتاب باغ دہار میں۔

ضناہت ۲۹۰ صفحے۔ قیمت سنتا یہ لیشن ساٹھ چار روپے

ناشر۔ منگ میل پبلیکیشنز بادشاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔

(م۔س)